میت کو امانتاً دفن کرنے اور پھر نکالنے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9080

تاریخ اجراء: 29صفر المظفر1446ھ/03 ستمبر2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص اپنے گھر سے غائب ہوگیا، تلاش کے باوجود نہ ملا، کچھ ماہ بعد گھر والوں نے اخبار میں اس کے انتقال کی خبر پڑھی، تو متعلقہ تھانے پہنچے، معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ ادارے والوں نے خود ہی اس کی تجہیز و تکفین کے بعد نمازِ جنازہ ادا کرکے قریبی قبرستان میں امانتاً دفن کردیا ہے، اب اس کے گھر والے چاہتے ہیں کہ ہم میّت کو قبر سے نکال کر اپنے علاقے کے قبرستان میں دفن کریں، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا میّت کو امانتاً دفن کیا جاسکتا ہے تاکہ بعد میں نکال کر دوسری جگہ منتقل کیا جاسکے؟ اور کیا مذکورہ صورت میں اہلِ خانہ میّت کو قبر سے نکال کر اپنے علاقے کے قبرستان میں منتقل کرسکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شریعتِ مطہرہ میں امانتاً دفن کرنے کی کچھ حیثیت نہیں، جہاں ایک بار دفن کردیا، وہاں سے بلا اجازتِ شرعی منتقل کرنا، جائز نہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں میّت کو اپنے علاقہ میں دفن کرنے کے لیے قبر کھولنا اور میّت کو دوسری جگہ منتقل کرنا، جائز نہیں۔

مسلمان کی قبر کا احترام بیان کرتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”لأن أمشي على جمرة، أو سيف، أو أخصف نعلي برجلي، أحب إلي من أن أمشي على قبر مسلم“ ترجمہ: میں انگارے یا تلوار پر چلوں یا اپنا جوتا پاؤں کے ساتھ سی لوں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ (سنن ابن ماجہ، جلد1، صفحہ499، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیہ)

تبیین الحقائق میں ہے: ”لا يخرج الميت من القبر بعد ما أهيل عليه التراب للنهي الوارد عن نبشه. قال رحمه الله: (إلا أن تكون الأرض مغصوبة) فيخرج لحق صاحبها إن شاء، وإن شاء سواه مع الأرض

وانتفع بہ زراعۃ أو غیرھا"ترجمہ: اور قبر پر مٹی ڈل جانے کے بعد میت کو نہیں نکال سکتے، کیونکہ قبر کھولنے کی ممانعت وارد ہے، مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں: مگر یہ کہ میت کسی کی غصب شدہ زمین میں دفن کر دی گئی، تو زمین والے کو اختیار ہے، چاہے تو میّت کو قبر سے نکال دے اور چاہے تو زمین برابر کر دے اور اپنی زمین سے کھیتی وغیرہ کے ذریعے فائدہ حاصل کرے۔ (تبیین الحقائق، جلد1، صفحہ246، مطبوعہ قاھرہ)

فتح القدیر میں ہے:"ولا ینبش بعد إھالۃ التراب لمدۃ طویلۃ ولا قصیرۃ إلا لعذر. قال المصنف في التجنیس: والعذر أن الأرض مغصوبۃ ... ولذا لم یحول کثیر من الصحابۃ وقد دفنوا بأرض الحرب إذ لا عذر"ترجمہ: قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد خواہ ابھی تھوڑا وقت گزرا ہو یا طویل زمانہ گزر چکا ہو، بہر صورت بغیر شرعی عذر کے قبر کھولنے کی اجازت نہیں۔ مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ تجنیس میں فرماتے ہیں کہ عذر یہ ہیں کہ غصب شدہ زمین میں دفن کر دیا ہو، وغیرہ، اسی وجہ سے بہت سے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مبارک جسموں کو منتقل نہیں کیا گیا، حالانکہ ان کو دار الحرب میں دفن کیا گیا تھا، کیونکہ کوئی شرعی عذر نہیں تھا۔ (فتح القدیر، جلد2، صفحہ141، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

قبر کشائی کرنے کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے:"النبش حرام حقاللہ تعالی"ترجمہ: قبر کھودنا اللہ پاک کے حق کی وجہ سے حرام ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ55، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) سے سوال ہوا کہ ایک شخص اپنے والد کی قبر کھول کر اس کی میّت اپنے علاقے میں دفن کرنا چاہتا ہے؟ تو امامِ اہلِ سنّت عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے جواباً ارشاد فرمایا:"صورتِ مذکورہ میں نبش حرام، حرام، سخت حرام، اور میّت کی اشد توہین وہتک سرّ رب العلمین ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ405، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم